موت کے آداب و احکام

مرتبہ: محمد رضا داؤدانی

التماس سورۂ فاتحہ

برائے ایصالِ ثواب

مرحومہ مہرالنساء بنت غلام علی
زوجہ نثار حسین مُکھی

آپ بھی اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے
اس کتابچے کی اشاعت میں حصہ لے سکتے ہیں

محراب پریس کراچی۔ فون: 0300-7013517

موت کے آداب و احکام

مرتبہ: محمد رضا داودانی

اظہار خیال

بسمہ تعالیٰ

محترم جناب مولانا محمد رضا داؤدانی صاحب زیدت توفیقاتہ کا مُرتبہ کتابچہ ''موت کے آداب و احکام'' کا مطالعہ کیا اور اسے احتیاط کے مطابق پایا اور مومنین کے استفادہ کے لیے یہ ایک اچھی کوشش ہے پروردگار عالم سے دعا گو ہوں کہ وہ محترم دوست آقای محمد رضا داؤدانی کی توفیقات میں مزید اضافہ فرمائے اور اس کتاب کو اُن کی آخرت کے لیے ذخیرہ قرار دے۔

والسلام

الاحقر

عامر رضا یعسوبی

Aamir Razvi

۸ شعبان معظم ۱۴۲۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مقدمہ

- الحمد للہ اگلے صفحات میں آپ موت سے متعلق آداب و احکام پڑھیں گے۔
- کوشش کی گئی ہے کہ مانوس الفاظ کو دوستانہ انداز (Friendly Style) میں پیش کیا جائے تاکہ پڑھنے والے کو بوجھ محسوس نہ ہو۔
- فتاوی کے اختلاف کو بیان کرنے کے بجائے مسائل کو احتیاط کے مطابق لکھا گیا ہے۔
- مزید تفصیلات کے خواہشمند توضیح المسائل اور دیگر بڑی کتب کی طرف رجوع کریں۔
- اس کتابچے میں بیان کردہ تمام مستحبات رجاء مطلوبیت کی نیت سے انجام دیئے جاسکتے ہیں۔

☆ رجاء مطلوبیت یعنی: اس امید پر انجام دینا کہ یہ کام خدا کو مطلوب ہے۔

اظہار تشکر

۱۔ اس کتابچے کی تیاری میں حجت الاسلام والمسلمین محمد حسین فلاح زادہ صاحب کی کتاب آموزش فقہ (سطح عالی) سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔

۲۔ حجت الاسلام والمسلمین مولانا عامر یعسوبی صاحب نے نظر ثانی اور ضروری تصحیح فرمائی ہے۔

۳۔ برادر رضا رضوانی صاحب نے مفید مشوروں سے نوازا اور تکنیکی معاونت فراہم کی۔

میں ان سب حضرات کا شکر گذار ہوں اور ان کے لیے دعا گو ہوں۔

محمد رضا داؤدانی

یکم شعبان ۱۴۲۹ھ بمطابق ۴ راگست ۲۰۰۸ء

فہرست

وصیت ۵
وصیت نامے کا متن (Text) ۶
باقی مال کے بارے میں وصیت ۷
موت سے متعلق احکام (۱) ۸
غسل میت ۱۲
حنوط ۱۵
کفن ۱۶
نماز میت ۱۷
احکام وآداب نماز میت ۲۰
مستحبات نماز میت ۲۱
موت سے متعلق احکام (۲) ۲۲
دفن میت ۲۶
کفن اور دفن کا خرچہ ۳۰
دفن کے بعد قبر کو کھودنا ۳۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وصیت

سوال: وصیت کیا ہے؟

جواب: وصیت یہ ہے کہ انسان اپنے مرنے کے بعد:

(۱) اپنے لیے کسی کام کے انجام دینے کی سفارش کرے

یا

(۲) اپنے مال کے ایک حصے کو کسی کے لیے مخصوص کر دے

یا

(۳) اپنے نابالغ بچوں کے لیے کسی کو سرپرست مقرر کرے۔

سوال: وصیت کیسے کی جاتی ہے؟

جواب: (۱) بول کر

یا

(۲) لکھ کر (جو سب سے بہتر ہے)

یا

(۳) اشاروں سے۔ جس سے مرنے والے کی مراد سمجھ میں آسکے۔

سوال: وصی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جسے وصیت کی جاتی ہے اسے وصی کہتے ہیں۔

سوال: کیا کسی کو بھی وصی بنایا جاسکتا ہے یا وصی کے لیے بھی کچھ شرائط ہیں:

جواب: وصی کے لیے شرائط:

(۱) مسلمان ہو (غیر مسلم کو وصی نہیں بنایا جاسکتا)

(۲) عاقل ہو (پاگل کو وصی نہیں بنایا جاسکتا)

(۳) بالغ ہو (نابالغ کو وصی نہیں بنایا جاسکتا)

(۴) قابل اطمینان ہو (جس پر اطمینان نہ ہو اسے وصی نہیں بنایا جاسکتا)

وصیت نامے کا متن (Text)

سوال: وصیت کرنا واجب ہے یا مستحب؟

جواب: ویسے تو مستحب ہے مگر موت کی علامات ظاہر ہونے کے بعد بعض صورتوں میں واجب ہو جاتی ہے۔

لازمی وصیت:

جن باتوں کی لازمی طور پر وصیت کرنا چاہیے، ان کی تفصیل یہ ہے:

(۱) قضا نمازیں جو وہ خود نہیں پڑھ سکتا
(۲) قضا روزے جو وہ خود نہیں رکھ سکتا
تاکہ بڑا بیٹا اور دیگر ورثاء بعد میں اس سلسلے میں کچھ اقدام کر سکیں۔

(۳) زکات
(۴) خمس
(۵) قرضہ
ان میں سے بھی جو وہ خود ادا کر سکتا ہے ادا کر دے۔ موت کے آثار ظاہر ہونے کے بعد اگر وقت اتنا کم ہے کہ خود ادا نہیں کر سکتا تو وصیت ضروری ہے تاکہ اس کے مال میں سے وصی ادا کر سکے۔

(۶) حج: اگر واجب ہوا تھا اور ادا نہیں کیا تو اس کے بارے میں بھی وصیت کرے۔

(۷) بچوں کا سرپرست: اگر بچوں کو سرپرست کی ضرورت ہو مثلاً وہ نابالغ ہوں یا ابھی مال سنبھالنے کے قابل نہ ہوئے ہوں تو ضروری ہے کہ ان کے لیے کسی امانت دار شخص کو سرپرست مقرر کرے۔

نوٹ: یہ سرپرست بیوی بھی ہو سکتی ہے۔

سوال: مال چھپایا ہوا ہے اور شخص بستر مرگ پر ہے۔ اگر وصیت میں تذکرہ نہیں کرے گا تو یہ مال ضائع ہو جائے گا۔ کیا وصیت میں اس کا ذکر بھی واجب ہوگا؟

جواب: جی ہاں۔

باقی مال کے بارے میں وصیت

سوال: لازمی وصیت میں وہ عنوانات بھی ہیں جن میں مال خرچ ہوگا۔ اس کے بعد جو مال بچ جائے، کیا اس کے بارے میں وصیت کی جاسکتی ہے؟

جواب: باقی مال کے ۱/۳ حصے کے بارے میں وصیت کی جاسکتی ہے۔

مثال: اگر ۳ لاکھ روپے بچے ہیں تو ایک لاکھ کے بارے میں وصیت کی جاسکتی ہے۔

سوال: اور باقی ۲/۳ کا کیا ہوگا؟

جواب: شریعت کے مقررہ طریقے کے مطابق وارثوں میں تقسیم کردیا جائے گا۔

سوال: اگر مرنے والے نے ۱/۳ سے زیادہ کے بارے میں وصیت کردی تو کیا ہوگا؟

جواب: ۱/۳ پر عمل ہوگا باقی کالعدم قرار پائے گی۔

سوال: اگر وارث راضی ہوں تو؟

جواب: اگر وارث اپنے حصے میں سے دینا چاہیں تو شرعاً کوئی حرج نہیں۔

سوال: اگر مرنے والے نے ۱/۳ حصے کے بارے میں کوئی وصیت نہ کی ہو تو؟

جواب: سارا مال شریعت کے مقررہ طریقے کے مطابق وارثوں میں تقسیم ہو جائے گا۔

سوال: مرنے والا اپنے ترکہ میں سے اجرت پر اپنی قضا نماز پڑھوانے یا روزے رکھوانے کی وصیت کرسکتا ہے؟

جواب: ۱/۳ مال میں سے اس کے لیے بھی وصیت کی جاسکتی ہے۔

موت سے متعلقہ احکام (۱)

سوال: حالت احتضار یعنی کیا؟

جواب: حالت احتضار: جان کنی کی حالت، مرنے سے کچھ پہلے کی حالت۔

سوال: محتضر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس شخص پر حالت احتضار طاری ہو اسے محتضر کہتے ہیں۔

محتضر کے حوالے سے دوسروں کی ذمے داری:

واجب:
- اسے چت لٹانا یعنی پشت کے بل لٹانا
- اس کے پیر قبلے کی طرف کرنا

مستحب: الف) تلقین کرنا یعنی:
- اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
- محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں
- علیؑ اللہ کے ولی ہیں
- بی بی فاطمہؑ کی عصمت
- بارہ اماموں کی امامت
- اور دیگر برحق عقائد

یہ سب سمجھانے کے انداز میں اس کے سامنے بیان کرنا۔

ب) انہی باتوں کی مرتے دم تک تکرار کرنا۔

ج) اگر کسی کی جان سختی سے نکل رہی ہو تو اسے گھر کے اس حصے میں لے جایا جائے جہاں وہ نماز پڑھا کرتا تھا (اس منتقلی میں اسے زیادہ زحمت نہ ہو اس کا خیال رکھا جائے)۔

د) اس کے سکون کے لیے اس کے سرہانے:

۱۔ سورہ نمبر ۳۶	سورۂ یٰس	بلکہ جتنا ممکن ہو قرآن مجید کی تلاوت کی جائے۔
۲۔ سورہ نمبر ۳۷	سورۂ صافات	
۳۔ سورہ نمبر ۳۳	سورۂ احزاب	
۴۔ سورہ نمبر ۲	سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۵۵ (آیت الکرسی)	
۵۔ سورہ نمبر ۷	سورۂ اعراف آیت نمبر ۵۴	
۶۔ سورہ نمبر ۲	سورۂ بقرہ کی آخری ۳ آیات	

ہ) وہ دعائیں جو اس موقع کے لیے آئی ہیں، انھیں پڑھا جائے۔
نوٹ: اس سلسلے میں مفاتیح الجنان کی طرف رجوع کریں۔

مکروہات:

(۱) اسے تنہا چھوڑ دینا۔
(۲) اس کے پیٹ پر کسی بھاری چیز کو رکھنا۔
(۳) کسی ایسے مرد یا عورت کا وہاں پر ٹھہرنا جس پر غسل جنابت واجب ہو۔
(۴) کسی ایسی عورت کا وہاں پر ٹھہرنا جو حالت حیض میں ہو۔
(۵) اس کے پاس زیادہ باتیں کرنا۔
(۶) اس کے پاس گریہ کرنا۔
(۷) صرف خواتین کا اس کے پاس رکنا۔

توجہ:

مرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ وہ خدا سے حسن ظن رکھے یعنی یہ امید رکھے کہ خدا اس کے گناہوں کو معاف کردے گا اور اسے بخش دے گا۔

انتقال کے بعد: (۱)

مستحبات

(۱) ہونٹوں کو ملا کر منہ بند کر دینا ⎫ اس طرح کہ پھر کھل نہ سکیں
(۲) آنکھیں بند کر دینا ⎭

(۳) ٹھوڑی (Chin) کو باندھ دینا

(۴) ہاتھ پاؤں سیدھے کر دینا

(۵) میت پر چادر ڈال دینا

(۶) اگر رات میں انتقال ہوا ہے تو اس جگہ روشنی کا انتظام کر دینا

(۷) جنازہ میں شرکت کے لیے مومنین کو خبر کرنا

(۸) اس کے دفن کرنے میں جلدی کرنا لیکن اگر:

☆ اس کا مرنا Confirm نہ ہو تو انتظار کرنا ضروری ہے تاکہ حقیقت معلوم ہو سکے۔

یا

☆ میت حاملہ خاتون کی ہو اور بچہ پیٹ میں زندہ ہو تو پہلے بائیں پہلو کو کاٹ کر بچہ نکالا جائے گا پھر پہلوی کر دوسرے کام کیے جائیں گے۔

انتقال کے بعد (۲)

واجبات:

(۱) میت کو غسل دینا (غسل میت)

(۲) حنوط کرنا

(۳) کفن پہنانا

(۴) نماز میت (نماز جنازہ) پڑھنا

(۵) دفن کرنا

توجہ:

غسل، حنوط کفن، نماز اور دفن کا انتظام میت کا ولی کرے یا اس کی اجازت سے کوئی اور۔

سوال: ولی کون ہے؟

جواب:
- بیوی کا ولی شوہر ہے۔
- باقی Cases میں ولی وہ افراد ہیں جو میت سے میراث پاتے ہیں۔

نوٹ: ان میں مرد عورتوں پر ترجیح رکھتے ہیں۔

غسل میت

سوال: غسل میت کس کو دینا واجب ہے؟

جواب: انھیں غسل دینا واجب ہے:

(۱) مسلمان مرد ہو یا عورت

(۲) مسلمان بچہ چاہے (نعوذ باللہ) زنا ہی کے نتیجے میں پیدا ہوا ہو۔

(۳) ایسا پاگل جس کے اپنے عقیدے کا کچھ پتا نہ ہو لیکن اس کے ماں باپ میں سے کوئی ایک مسلمان ہو۔

(۴) Miscarriage کے Case میں وہ بچہ جو ماں کے شکم میں ساقط ہو گیا ہو کیا اسے بھی غسل دینا واجب ہے؟

جواب: جی ہاں اگر:

الف) ماں کے شکم میں اسے ۴ ماہ ہو گئے تھے۔

یا

ب) ۴ ماہ نہیں ہوئے تھے مگر اعضاء بن چکے تھے

نوٹ: ان دو صورتوں کے سوا غسل واجب نہیں ہے۔

سوال: غسل میت کتنے ہیں؟

جواب: میت کو ۳ غسل دینا واجب ہے۔

پہلا غسل: ایسے پانی سے جس میں بیری کے پتوں کا اثر ہو۔

دوسرا غسل: ایسے پانی سے جس میں کافور ملا ہوا ہو۔

تیسرا غسل: آب خالص یعنی سادہ پانی سے۔

سوال: غسل میت کیسے دیتے ہیں؟

جواب: ■ جس طرح دوسرے غسل (مثلاً غسل جنابت) انسان خود کرتا ہے اسی طرح یہ غسل، میت کو کروایا جاتا ہے۔

■ نیت ضروری ہے۔ یعنی دل میں یہ ارادہ ہو کہ میں اس میت کو غسل دیتا ہوں قُرْبَةً إِلَى اللهِ.

اس کے بعد:

پہلا Step: سر اور گردن کو دھویا جائے گا۔

دوسرا Step: باقی بدن کا دایاں حصہ دھویا جائے گا۔

تیسرا Step: آخر میں باقی بدن یعنی بایاں حصہ دھویا جائے گا۔

سوال: کیا میت کو غسل ارتماسی کروایا جاسکتا ہے یعنی پوری میت کو ایک ساتھ پانی میں ڈبویا جاسکتا ہے؟

جواب: بعض فقہاء نے اس سے منع کیا ہے لہٰذا وہی غسل ترتیبی والا طریقہ اختیار کیا جائے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

توجہ:

(۱) بیری اور کافور: ■ نہ اتنا زیادہ ہو کہ پانی کو مضاف کردے۔

■ نہ اتنا کم ہو کہ یہی نہ کہا جاسکے کہ انھیں ملایا گیا ہے۔

(۲) اگر بیری یا کافور نہ مل سکے تو ہر ایک کے بدلے آب خالص یعنی سادہ پانی سے غسل دیا جائے اور دو مرتبہ تیمم کروایا جائے۔

(۳) سوال: اگر پانی نہ ہو یا ہو مگر استعمال نہ کیا جاسکتا ہو تو کیا کریں؟

جواب: ہر غسل کے بدلے میت کو تیمم کروایا جائے۔

غسل دینے والے کے لیے شرائط:

(۱) بارہ امامی مسلمان ہو (غیر مومن نہ ہو)
(۲) غسل کے مسائل کو جانتا ہو (جاہل نہ ہو)
(۳) عاقل ہو (پاگل نہ ہو)
(۴) بالغ ہو (نابالغ نہ ہو)
(۵) مرد کی میت کو مرد غسل دے اسی طرح عورت کی میت کو عورت غسل دے۔

توجہ:

الف ☆ مرد اپنی مرحومہ بیوی کو غسل دے سکتا ہے۔
☆ بیوی اپنے مرحوم شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔

ب ☆ مرد ایسی بچی کو بھی غسل دے سکتا ہے جس کی عمر مرتے وقت ۳ سال سے زیادہ نہ ہوئی ہو۔
☆ اسی طرح عورت ایسے بچے کو غسل دے سکتی ہے جس کی عمر مرتے وقت ۳ سال سے زیادہ نہ ہوئی ہو۔

(۶) میت کی شرمگاہ (Private Parts) کو دیکھنا حرام ہے۔ ایسا کیا تو گناہ کیا۔
سوال: کیا ایسا کرنے سے غسل باطل ہو جائے گا؟
جواب: جی نہیں۔

(۷) میت کو غسل دینے کی اجرت لینا جائز نہیں ہے۔ البتہ غسل کی تیاری کے لیے جو کام پہلے کیے جاتے ہیں اس کی اجرت لی جاسکتی ہے مثلاً پانی فراہم کرنا، بیری اور کافور فراہم کرنا وغیرہ۔

(۸) سوال: میت کی شرمگاہ کو غسل دینے کے لیے چھوا جا سکتا ہے یا نہیں؟
جواب: اگر چھوئے بغیر غسل دینا ممکن نہ ہو تو Hand Gloves (دستانے) پہن کر یا کوئی اور کپڑا وغیرہ لپیٹ کر اس کام کو انجام دیا جائے۔

حنوط

- غسل کے بعد میت کو حنوط کرنا واجب ہے۔
- حنوط کرنا یعنی ان ۷ اعضاء پر کافور ملنا:

۱۔ پیشانی
۲ اور ۳۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں
۴ اور ۵۔ دونوں گھٹنے
۶ اور ۷۔ دونوں پیروں کے انگوٹھوں کے سرے

توجہ: مستحب ہے کہ ناک کے سرے پر بھی کافور ملا جائے۔

- کافور تازہ ہونا چاہیے۔ اگر پرانا ہونے کی وجہ سے اس کی خوشبو ختم ہوگئی ہو تو اس سے حنوط نہیں ہوسکتا۔
- بہتر یہی ہے کہ کفن پہنانے سے پہلے حنوط کیا جائے لیکن کفن پہناتے ہوئے یا پہنانے کے بعد بھی اگر حنوط کیا جائے تو بھی واجب ادا ہو جائے گا۔

کفن

سوال: واجب کفن کتنا؟

جواب: میت کو ۳ کپڑوں کا کفن دینا واجب ہے:

(۱) لنگی: ناف سے گھٹنوں تک Cover کرنا واجب ہے۔ بہتر ہے کہ سینے سے پاؤں تک Cover کرے۔

(۲) قمیض: کاندھوں سے آدھی پنڈلیوں تک Cover کرنا واجب ہے۔

(۳) بڑی چادر: سر سے پیر تک پوری Body کے گرد اس طرح لپیٹنا ہے کہ دونوں ends پر (یعنی سر کی طرف اور پیر کی طرف) گرہ لگائی جا سکے۔

کفن کی شرائط:

- اتنا باریک نہ ہو کہ بدن اندر سے دکھائی دے۔
- مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔

توجہ: یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ اگر مباح کفن نہ مل رہا ہو تو میت کو بغیر کفن کے دفن کر دیا جائے گا لیکن غصبی کفن دینا پھر بھی جائز نہ ہوگا۔

- پاک ہو۔
- مردار کی کھال کا نہ ہو۔
- حرام گوشت حیوان کے اجزا سے نہ بنا ہو۔
- خالص ریشم کا بنا ہوا نہ ہو۔
- سونے کے تاروں سے بنا ہوا نہ ہو۔

(یہ مشکلات عام طور پر پیش نہیں آتیں۔)

نوٹ:

(۱) جیسا کہ بیان کیا گیا غصبی کفن کسی صورت میں نہیں چلے گا نہ اختیار کی حالت میں نہ مجبوری کی صورت میں۔

(۲) باقی تمام شرائط اختیار کی حالت میں نافذ ہیں۔ مجبوری کی صورت میں یہ ساقط مانی جائے گی۔

مثال: مجبوری میں باریک کفن بھی چلے گا اسی طرح نجس کفن بھی چل جائے گا۔ یہی معاملہ باقی شرائط کا بھی ہے۔

سوال: کیا کفن کا رنگ سفید ہونا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں۔

نماز میت

- غسل، حنوط اور کفن کے بعد نماز میت پڑھی جائے گی۔
- نماز میت کا تفصیلی طریقہ توضیح المسائل میں درج ہے۔ اسی طرح پڑھنا بہتر ہے۔
- یہاں مختصر طریقہ لکھا جا رہا ہے، جس سے واجب ادا ہو جاتا ہے۔

مختصر طریقہ:

نیت: یعنی دل میں یہ ارادہ ہو کہ میں اس میت کی نماز پڑھتا ہوں قُرْبَةً اِلَی اللّٰہ

پہلی تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَر

پھر کہے: اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ

دوسری تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَر

پھر کہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

تیسری تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَر

پھر کہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

چوتھی تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَر

اگر میت مرد کی ہو تو کہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِھٰذَا الْمَیِّتِ

اگر میت عورت کی ہو تو کہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِھٰذِہِ الْمَیِّتِ

پانچویں تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَر

نوٹ: پانچویں تکبیر کے ساتھ ہی نماز ختم ہو جاتی ہے۔

شرائط نماز میت:

(۱) قصد قربت اور اخلاص یعنی صرف حکم خدا انجام دینے کے لیے نماز پڑھے۔

(۲) میت کا نام جاننا ضروری نہیں ہے۔ بس یہ پتا ہو کہ اس میت کی نماز پڑھ رہا ہوں تو کافی ہے۔

(۳) نمازی کا رخ قبلے کی طرف ہو۔

(۴) نمازی کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ بیٹھ کر صحیح نہیں۔

نوٹ: اگر ایسا ایک شخص بھی نہ ہو جو کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھ سکے تو یہ شرط ختم ہو جائے گی۔

(۵) میت کو پشت کے بل لٹایا جائے۔ اس طرح کہ میت کا سر نماز پڑھنے والوں کے دائیں ہاتھ کی طرف ہو اور پیر بائیں ہاتھ کی طرف ہو۔

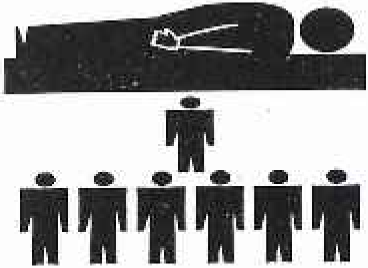

(۶) میت اور نمازیوں کے درمیان دیوار یا پردے جیسا فاصلہ نہ ہو۔

نوٹ: میت کے تابوت میں ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) نمازی میت سے دور نہ ہوں۔

☆ اگر نماز جماعت سے ہو رہی ہو اور صفیں متصل ہوں تو ماموین کے دور ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نوٹ: غائبانہ نماز جنازہ کا ہمارے مکتب میں کوئی Concept نہیں ہے۔

(۸) میت رکھنے کی جگہ اور نماز پڑھنے کی جگہ زیادہ اونچی نیچی نہ ہو۔ تھوڑی بہت اونچ نیچ چلے گی۔

(۹) جیسا کہ بیان کیا گیا غسل، حنوط اور کفن کے بعد نماز میت پڑھی جائے گی۔

البتہ

شرعی جہاد کے نتیجے میں میدان جنگ میں شہید ہونے والا اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس کا غسل، حنوط اور کفن ساقط ہے۔

توجہ:

دہشت گردی کے واقعات میں شہید ہونے والے شہداء بہت محترم ہیں لیکن وہ اس Category میں شامل نہیں ہیں۔

(۱۰) دوران نماز، میت کی شرمگاہ (Private Parts) پوشیدہ ہوں۔

احکام و آداب نماز میت

(۱) تکبیر اور دعائیں اس طرح پے در پے پڑھی جائیں کہ لگے کہ نماز ہو رہی ہے (بہت زیادہ فاصلہ نہ ہو)۔

(۲) نماز میت جماعت کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے اس صورت میں امام کے ساتھ ماموین بھی تکبیرات اور دعائیں پڑھیں گے یعنی ماموم خاموش نہیں رہے گا۔

(۳) نماز میت پڑھنے والے کے لیے:

الف) وضو
ب) غسل
ج) تیمم
د) بدن کا پاک ہونا
ہ) لباس کا پاک ہونا

} کچھ بھی ضروری نہیں ہے۔

توجہ: طہارت اور بدن ولباس کا پاک ہونا بہتر تو ہے، واجب نہیں ہے۔

(۴) اگر میت نے اپنی نماز میت پڑھانے کے لیے کسی خاص شخص کی وصیت کی ہو تو بہرحال اس شخص پر خاص اس وجہ سے نماز پڑھانا واجب نہیں ہو جاتا۔ ہاں اگر وہ پڑھانا چاہے تو ولی سے اجازت لے اس صورت میں ولی پر بھی واجب ہے کہ اسے اجازت دیدے۔

سوال: نماز میت کے لیے لوگ جمع ہیں۔ امام جماعت کون ہوگا؟ اسے کون Nominate کرے گا جبکہ میت نے بھی کسی کے بارے میں وصیت نہیں کی ہو؟

جواب: اگر ولی کی اجازت سے امام جماعت مقرر کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۵) اگر ایک سے زیادہ میتیں ہوں تو بہتر یہی ہے کہ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نماز پڑھی جائے البتہ سب پر ایک نماز جنازہ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

مستحبات نماز میت

(۱) طہارت (مثلاً وضو کیا ہوا ہو)۔

(۲) نماز پڑھتے وقت ننگے پیر ہو (جوتا یا چپل وغیرہ نہ پہنا ہو)۔

(۳) نماز میت جماعت کے ساتھ پڑھنا۔

(۴) امام جماعت تکبیر اور دعا بلند آواز سے جبکہ ماموین آہستہ آواز سے پڑھیں۔

(۵) چاہے جماعت میں ایک شخص ہو وہ امام جماعت کے پیچھے کھڑا ہو۔ امام کے برابر میں نہ کھڑا ہو۔

(۶) نماز پڑھنے والے افراد میت کے لیے اور اسی طرح دوسرے مومنین کے لیے زیادہ دعا مانگیں۔

(۷) نماز شروع کرنے سے پہلے ۳ مرتبہ الصلاۃ کی صدا دینا۔

(۸) نماز ایسی جگہ رکھی جائے جہاں زیادہ مقدار میں لوگ شریک ہوسکیں۔

(۹) مسجد میں نماز میت پڑھنا مکروہ ہے سوائے مسجد الحرام کے (مسجد الحرام یعنی خانہ کعبہ والی مسجد)۔

موت سے متعلقہ احکام (۲)

جنازے میں شرکت:

- جنازے میں شرکت کا بہت زیادہ ثواب بیان ہوا ہے۔
- روایت میں آیا ہے کہ جو شخص جنازے میں شریک ہوتا ہے واپس پلٹنے تک ہر قدم پر اس کے لیے:

☆ دس لاکھ نیکیاں
☆ دس لاکھ گناہوں کی بخشش
☆ دس لاکھ درجات کی بلندی

لکھی جاتی ہے۔

جنازے میں شرکت کے مستحبات:

(۱) جنازہ اٹھاتے ہوئے یہ کہنا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.

سوال: جنازہ اٹھاتے ہوئے کلمہ کا ورد کرنا کیسا ہے؟

جواب: بہت اچھا ہے۔

(۲) جنازہ کاندھوں پر اٹھانا مستحب ہے نہ کہ گاڑی پر مگر یہ کہ فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے گاڑی وغیرہ استعمال کی جائے۔

(۳) خشوع اور تفکر کے ساتھ شرکت کرنا کہ آج ہم کسی کے جنازے میں شریک ہیں اور کل ہمارا جنازہ بھی اٹھنا ہے۔

(۴) اسی طرح جنازے میں شریک افراد کا بھی پیدل شرکت کرنا مستحب ہے مگر یہ کہ فاصلے کی وجہ سے یہ مشکل ہو۔ البتہ قبرستان سے واپس آتے ہوئے سواری پر سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۵) جنازے کے دونوں طرف یا پیچھے چلنا۔ بلکہ پیچھے چلنا افضل ہے۔

جنازے میں شرکت کے مکروہات:

(۱) ہنسنا، کھیلنا یا بیہودہ گفتگو کرنا۔
(۲) تیز چلنا اور بالخصوص دوڑنا۔ بہتر یہی ہے کہ اعتدال کے ساتھ چلا جائے۔
(۳) بہتر ہے کہ جوان خواتین جنازے میں شرکت نہ کریں۔

سوگوارانِ میت توجہ کریں:

(۱) مستحب ہے کہ انسان اپنے رشتے داروں میں سے کسی کے انتقال پر خصوصاً اولاد میں سے کسی کے مرنے پر صبر کرے۔
(۲) جنازے میں وہ طریقہ اختیار کرنا جو مصیبت زدہ لوگوں کا ہوتا ہے
مثلاً: ☆ ننگے پیر شرکت کرنا۔ ☆ آستینیں الٹ دینا۔ } مستحب ہے
(۳) جنازے میں شریک لوگوں کے پلٹ جانے کے بعد میت کا ولی یا اس کی اجازت سے کوئی اور تلقین پڑھے۔
نوٹ: تلقین کے الفاظ دعاؤں کی کتاب مفاتیح الجنان میں دیکھے جاسکتے ہیں۔
(۴) مستحب ہے کہ جب اپنے مرحوم کی یاد آئے تو کہے: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ
(۵) مستحب ہے کہ میت کے ایصال ثواب کے لیے قرآن کی تلاوت کرے۔
(۶) مستحب ہے کہ ماں اور باپ کی قبر پر آکر خدا سے حاجات طلب کرے۔
(۷) میت پر رونا جائز ہے بلکہ زیادہ دکھ ہے تو مستحب ہے۔
☆ ایسی بات نہیں کرنا چاہیے جو اللہ کے غضب کا باعث بنے مثلاً خدا کو ظالم کہنا وغیرہ۔
(۸) نظم یا نثر کے ذریعے میت پر نوحہ پڑھنا بھی جائز ہے۔
☆ یہ سب جھوٹ پر مشتمل نہیں ہونا چاہیے۔
☆ نوحے میں واویلا اور داد و فریاد بھی نہیں ہونا چاہیے۔

(۹) (i) منہ پر طمانچے مارنا
(ii) خراش ڈالنا
(iii) بال نوچنا یا اکھیڑنا
(iv) حد اعتدال سے بلند آواز میں چیخ و پکار کرنا
} جائز نہیں ہے۔

(۱۰) درج ذیل صورتوں میں کفارہ ادا کرنا ہوگا:

(i) اگر عورت بال نوچے تو ماہ رمضان کا کفارہ واجب ہو جاتا ہے

یعنی: الف) مسلسل ۶۰ روزے رکھے۔

یا

ب) ۶۰ فقیروں کو کھانا کھلائے۔

یا

ج) ایک غلام آزاد کرے۔

(ii) اگر عورت بال اکھاڑے تو قسم کا کفارہ واجب ہو جاتا ہے

یعنی: الف) ۱۰ فقیروں کو کھانا کھلائے

یا

ب) انھیں لباس دے

یا

ج) ایک غلام آزاد کرے

} اگر یہ ممکن نہ ہو تو پے در پے تین روزے رکھے۔

(۳) اگر عورت چہرے کو نوچے تب بھی قسم کا کفارہ واجب ہے۔

(۴) گریبان چاک کرنا یا کپڑے پھاڑ لینا:

- بھائی یا والد کی میت پر جائز ہے۔
- اس کے علاوہ جائز نہیں ہے۔

☆ اگر کوئی مرد اپنی بیوی یا اولاد کے مرنے پر اپنے کپڑے پھاڑ لے یا گریبان چاک کرلے تو اس پر بھی قسم کا کفارہ واجب ہے۔

سوال: فقیر کسے کہتے ہیں؟
جواب: جس کی جائز آمدنی کم اور جائز اخراجات زیادہ ہوں۔

نوٹ:

- یہ مسائل رشتے داروں اور عام لوگوں کی سوگواری سے متعلق ہیں۔
- معصومینؑ خصوصاً امام حسینؑ اور کربلا کے شہداء کی عزاداری کو اس پر قیاس نہ کیا جائے۔

دفن میت

(۱) میت کو اس طرح دفن کرنا ضروری ہے کہ:

☆ نہ میت کی بو باہر آسکے

اور

☆ نہ ہی درندے اس کے جسم کو نقصان پہنچا سکے۔

(۲) میت کو قبر میں سیدھی کروٹ پر لٹایا جائے گا۔ چہرے کا رخ قبلہ کی طرف ہوگا۔

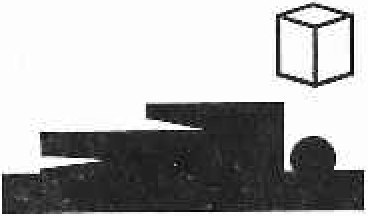

اس جگہ دفن کرنا جائز نہیں ہے:

(۱) مسلمان کو کافر کے قبرستان میں

(۲) کافر کو مسلمان کے قبرستان میں

(۳) ایسی جگہ دفن کرنا جس سے اس کی توہین ہوتی ہو مثلاً ایسی زمین میں دفن کرنا جہاں سب کچرا پھینکتے ہوں۔

(۴) غصبی زمین میں یعنی جس کی زمین ہو اس کی اجازت کے بغیر دفن کرنا۔

(۵) ایسی مسجد یا مکان میں جو دفن کے علاوہ کسی اور کام کے لیے وقف ہو۔

(۶) کسی اور کی قبر میں جبکہ پہلی میت کے آثار باقی ہوں۔

سوال: اگر پہلی میت کے انتقال کو طویل عرصہ گزر چکا ہو اور یقین ہو کہ میت کے آثار ختم ہو گئے ہیں تو کیا اس قبر میں دوسرا مردہ دفن کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اگر یقین حاصل ہو جائے کہ پہلی میت کے آثار ختم ہو گئے ہیں تو اسی قبر میں دوسرا مردہ دفن کیا جاسکتا ہے۔

دفن کے آداب و مستحبات:

(۱) Average انسانی قد کے برابر قبر کو کھودنا۔
(۲) چار انگلیوں کے برابر قبر کو زمین سے بلند کرنا۔
(۳) قبر کو پختہ کرنا تاکہ جلد خراب نہ ہو جائے۔
(۴) قبر پر کوئی نشانی لگا دینا تاکہ بعد میں کوئی Confusion نہ ہو۔
(۵) ایک تختی پر میت کا نام لکھ کر قبر پر نصب کرنا۔
(۶) نزدیک ترین قبرستان میں دفن کرنا۔

توجہ: اگر دور کے قبرستان میں دفن کرنا کسی خاص وجہ سے بہتر ہو تو پھر وہیں دفن کرنا مستحب ہے۔

مثلاً: ☆ دور والے قبرستان میں زیادہ نیک لوگ دفن ہوں
یا
☆ وہاں زیادہ لوگ فاتحہ پڑھنے جاتے ہوں۔

(۷) قریبی رشتے داروں کو نزدیک دفن کرنا۔

دفن کرتے وقت ان باتوں کا خیال رکھنا بھی مستحب ہے:

(۱) میت کو بس ایک دم قبر میں نہیں اتارنا چاہیے بلکہ مستحب ہے کہ:
☆ قبر میں اتارنے سے پہلے تین مرتبہ تھوڑے تھوڑے فاصلے سے زمین پر رکھا جائے اور چوتھی مرتبہ قبر میں اتارا جائے۔
(۲) اگر میت عورت کی ہے تو میت کو قبر میں اتارنے سے پہلے قبر پر چادر تان دی جائے۔
(۳) جنازے کو آرام سے آہستہ آہستہ تابوت سے قبر میں اتارا جائے۔
(۴) قبر میں اتارنے کے بعد مستحب ہے کہ:
■ کفن کی گرہ کھول دی جائے۔
■ میت کا چہرہ خاک پر رکھا جائے۔
■ چہرے کے نیچے مٹی کا تکیہ بنا دیا جائے۔

■ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا میت کو سیدھی کروٹ لٹانا ضروری ہے۔ اسی مناسبت سے مستحب ہے کہ میت کو کمر کے پاس Support دینے کے لیے مٹی جمع کر دی جائے یا پتھر وغیرہ سے سہارا دیا جائے تاکہ میت چت یعنی پشت کے بل نہ ہو جائے۔

(۵) دفن کے بعد مستحب ہے کہ قریبی رشتے داروں کے علاوہ دیگر افراد ہاتھ کی پشت سے قبر پر مٹی ڈالیں اور یہ کہیں: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

(۶) درخت کی دو تازہ ٹہنیاں بھی میت کے ساتھ رکھنا مستحب ہے۔

■ بہتر ہے کہ یہ ٹہنیاں کھجور کے درخت کی ہوں۔

■ بہتر ہے کہ ایک ٹہنی سیدھے ہاتھ کی طرف اور دوسری الٹے ہاتھ کی طرف رکھی جائے۔

(۷) دفن میت کے لیے مخصوص دعائیں پڑھنا اور میت کو عقائد حقہ کی تلقین کرنا۔

دو اہم باتیں:

(۱) دفن کے بعد مستحب ہے کہ مرنے والے کے رشتے داروں سے تعزیت کی جائے لیکن:

☆ اگر انتقال کو کافی عرصہ گزر چکا ہو

اور

☆ معلوم ہو کہ اس طرح رشتے داروں کے زخم ہرے ہو جائیں گے

} تو بہتر ہے کہ تعزیت کو ترک کر دیا جائے

(۲) ■ مستحب ہے کہ دفن سے تین (۳) روز تک میت کے گھر والوں کے لیے کھانے کا انتظام کیا جائے۔

■ ان کے گھر میں کھانا کھانا مکروہ ہے۔ اسی طرح کہیں اور بھی ان پر یہ بوجھ ڈالنا کہ وہ دوسروں کے کھانے کا انتظام کریں، یہ مکروہ ہے۔

سوال: دفن کرنے کے بعد سب لوگ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اور کھانا کھاتے

ہیں (جسے بھاتی کی کھچڑی کہا جاتا ہے) کیا یہ بھی مکروہ ہے؟
جواب: اگر اس کا انتظام میت کے گھر والوں کو کرنا ہوتا ہے تو مکروہ ہے ورنہ کوئی حرج نہیں ہے۔

میت کو قبر میں اتارنے کے لیے جو شخص قبر میں داخل ہو اس کے لیے مستحب ہے کہ:

(۱) اس نے وضو کیا ہوا ہو۔
(۲) جب ہو تو غسل جنابت کیا ہوا ہو۔
(۳) قبر سے باہر نکلتے وقت میت کے پیروں کی طرف سے باہر آئے۔
(۴) اگر میت عورت کی ہے تو اس کا شوہر یا کوئی اور محرم اسے قبر میں اتارے اور کفن کی گرہوں کو کھولے۔

کفن اور دفن کا خرچہ

(۱) وصیت کی صورت میں:

اگر میت نے وصیت کی ہو کہ اس کے ۳/۱ مال میں سے اس کے کفن اور دفن کا انتظام کیا جائے تو اسی وصیت پر عمل کیا جائے گا۔

(۲) وصیت نہ کرنے کی صورت میں:

- اگر میت شوہر دار عورت کی ہے تو یہ سارے خرچے شوہر کے ذمے ہے چاہے عورت نے بہت سا مال چھوڑا ہو۔
- میت ایسی عورت کی ہے جس کا شوہر نہیں ہے

یا

میت کسی مرد کی ہے تو:

کفن، بیری، کافور، دفن کے لیے زمین کی قیمت، قبر کھودنے کا خرچہ یہ سب میت کے ترکہ سے لیا جائے گا۔

توجہ: کفن کا خرچہ سارے قرضوں، وصیتوں اور ورثہ کے حق پر بھی مقدم ہے یعنی پہلے اسے ادا کیا جائے گا۔

دفن کے بعد قبر کو کھودنا

دفن کے بعد مسلمان کی قبر کو کھودنا حرام ہے۔

نوٹ: اس حکم میں بچے اور پاگل بھی شامل ہیں۔

سوال: کیا کوئی استثنا (Exception) ہے؟

جواب: جی ہاں۔ درج ذیل موقعوں پر مسلمان کی قبر بھی کھودی جاسکتی ہے:

(۱) میت کو غسل کے بغیر دفن کیا ہو

یا

دیا گیا غسل باطل ہو۔

(۲) میت کو کفن کے بغیر دفن کیا گیا ہو

یا

دیا گیا کفن شریعت کے مطابق نہ ہو۔

(۳) دفن کرتے وقت میت کو قبلہ رخ نہ رکھا گیا ہو۔

(۴) غصبی زمین میں دفن کیا گیا ہو اور زمین کا مالک راضی نہ ہو۔

(۵) کفن یا میت کے ساتھ رکھی گئی کوئی اور چیز غصبی ہو اور اس کا مالک راضی نہ ہو۔

(۶) میت کے ترکہ میں سے کچھ اس کے ساتھ دفن ہوگیا ہو اور ورثہ راضی نہ ہوں۔

توجہ: اگر وہ چیز بہت ہی کم مالیت کی ہو تو پھر قبر کو کھودنا جائز نہ ہوگا چاہے ورثہ راضی ہوں یا نہ ہوں۔

(۷) جب کسی حق کو ثابت کرنے کے لیے میت کو دیکھنا ضروری ہو۔

(۸) ایسی جگہ دفن کیا ہو جہاں میت کی بے حرمتی ہو رہی ہو۔

مثال:
- کافروں کے قبرستان میں
- کچرا ڈالنے کی جگہ میں

(۹) شرعاً مطلوب کسی کام کو انجام دینے کے لیے جس کی اہمیت قبر کھودنے سے زیادہ ہو۔

مثال: حاملہ عورت کو انتقال کے بعد دفن کر دیا اور زندہ بچہ اس کے شکم میں ہے۔ اس زندہ بچے کو نکالنے کے لیے قبر کو کھودنا واجب ہے۔

(۱۰) ڈر ہو کہ:

- دشمن قبر کھود کر میت کی بے حرمتی کرے گا

یا

- درندے اسے کھا جائیں گے

یا

- سیلاب میں میت بہہ جائے گی۔

(۱۱) میت کے جسم کا کوئی حصہ دفن ہونے سے رہ گیا ہو اور اسے میت سے ملحق کرنے کے لیے قبر کو کھودنا پڑے

لیکن

اس صورت میں ضروری ہے کہ اس حصے کو اس طرح قبر میں داخل کیا جائے کہ میت نظر نہ آئے۔

(۱۲) اتنا عرصہ گزر گیا ہو کہ میت کے آثار بالکل ختم ہو گئے ہوں۔ اس صورت میں قبر کو کھودا بھی جا سکتا ہے اور دوسرے مردے کو دفن بھی کیا جا سکتا ہے۔

قابل توجہ:

(۱) معصومینؑ کی قبروں کی بے حرمتی کرنا اور انھیں نقصان پہنچانا قطعاً جائز نہیں ہے۔

(۲) امام زادگان، شہداء، علماء اور صلحا کی قبروں کو کھودنا بھی جائز نہیں ہے۔ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ:

- دفن ہوئے کچھ دن ہوئے ہیں یا طویل عرصہ گذر چکا ہے۔
- ان کی قبریں زیارت گاہ بنی ہوئی ہیں یا نہیں۔